کپڑے پر نجاست لگنے کا وقت معلوم نہ ہو، تو نمازوں کا حکم؟

ریفرنس نمبر:sar 6942

تاریخ:03-03-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض اوقات کپڑے پر نجاست لگ جاتی ہے اور معلوم نہیں ہوتا، پھر خود دیکھنے یا کسی کے بتانے سے معلوم ہوا، تو علم ہونے سے پہلے جو نمازیں ادا کی ہیں، ان کے بارے میں کیا حکم ہے، یعنی کیا انہیں دوبارہ پڑھا جائے گا یا نہیں؟

سائل: محمد شاہ زیب عطاری (فیصل آباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کپڑے پر نجاست لگی پائی مگر نجاست لگنے کا وقت معلوم نہیں، تو معلوم ہونے سے پہلے اس کپڑے میں جتنی نمازیں پڑھیں سب ادا ہو گئیں، کسی نماز کا لوٹانا ضروری نہیں، البتہ منی کا حکم دیگر نجاستوں سے جدا ہے کہ اگر منی کپڑوں پر پائی اور لگنے کا وقت معلوم نہیں، تو وقتِ احتلام یعنی آخری مرتبہ سونے کے بعد جتنی نمازیں ان کپڑوں میں پڑھیں، ان سب کا اعادہ کیا جائے۔

کپڑے پر نجاست لگنے کا وقت معلوم نہ ہونے کے بارے میں مبسوط میں ہے:"من رأی فی ثوبہ نجاسۃ لایدری متی اصابتہ لایلزمہ اعادۃ شیء من الصلوات "ترجمہ: جس نے اپنے کپڑے پر نجاست کو دیکھا اور یہ نہیں جانتا کہ کب سے لگی ہے، تو کسی نماز کا اعادہ لازم نہیں۔

(المبسوط، ج01، ص59، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے:"ولو اطلع علی نجاسۃ فی ثوبہ اکثر من قدر الدرھم ولم یتیقن وقت اصابتھا لایعید شیئا من الصلاۃ"ترجمہ: اور اگر کوئی اپنے کپڑے پر ایک درہم سے زائد لگی نجاست پر

مطلع ہوا اور اسے نجاست لگنے کا وقت معلوم نہ ہو، تو وہ کسی نماز کا اعادہ نہیں کرے گا۔

(بدائع الصنائع، ج01، ص78، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

نجاست منویہ کا حکم وقتِ احتلام سے ہونے کے بارے میں بحر الرائق میں ہے: ”ذکر ابن رستم فی نوادرہ عن أبی حنیفة من وجد فی ثوبه منیا أعاد من آخر ما احتلم وإن کان دما لا یعید لأن دم غیره قد یصیبه والظاهر أن الإصابة لم تتقدم زمان وجوده فأما منی غیره لا یصیب ثوبه فالظاهر أنه منیه فیعتبر وجوده من وقت وجود سبب خروجه“ ترجمہ: ابن رستم نے اپنی نوادر میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ جس نے اپنے کپڑے پر منی پائی، تو آخری احتلام سے اب تک کی تمام نمازیں لوٹائی جائیں گی اور اگر خون پایا، تو اعادہ نہیں ہے، اس لیے کہ خون کسی اور کا بھی اس کے کپڑے کو لگ سکتا ہے اور ظاہر یہی ہے کہ اس خون کا لگنا اس کے پائے جانے کے زمانے سے مقدم نہیں ہو گا، باقی منی کسی غیر کی اس کے کپڑے کو نہیں پہنچ سکتی، اس لیے ظاہر یہی ہے کہ یہ اس کی منی ہے اور اس کا اعتبار اس کے خروج کے وجود سے کیا جائے گا۔

(البحر الرائق، کتاب الطهارة، ج1، ص132، مطبوعہ دار الکتاب الإسلامی)

جوہرہ نیرہ میں ہے: ”ولو وجد فی ثوبه منیا أعاد الصلاة من آخر نومة نامها فیه“ ترجمہ: اگر کپڑے پر منی پائی، تو ان کپڑوں کے ساتھ جو آخری مرتبہ سویا تھا، اس وقت سے لے کر اب تک کی تمام نمازیں لوٹائی جائیں گی۔ (الجوهرة النیرة، کتاب الطهارة، الأغسال المسنونة، ج1، ص19، مطبوعہ المطبعة الخیریة)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

07رجب المرجب1441ھ03مارچ2020ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے